آدابِ رمضان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا
كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۔

(البقرہ ۲ : ۱۸۳)

مولانا یوسف اصلاحی

منشورات

آدابِ رمضان

مولانا یوسف اصلاحی

کوڈ:04030

منشورات

قیمت: -/11روپے

منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔فون: 3543 4909 فیکس: 042-3543 4907

ترتیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱- رمضان المبارک کا شایانِ شان استقبال کرنے کے لیے شعبان ہی سے ذہن کو تیار کیجیے اور شعبان کی ۱۵ تاریخ سے پہلے پہلے کثرت سے روزے رکھیے۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب مہینوں سے زیادہ شعبان کے مہینے میں روزے رکھا کرتے تھے۔

۲- پورے اہتمام اور اشتیاق کے ساتھ رمضان المبارک کا چاند دیکھنے کی کوشش کیجیے اور چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھیے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى - رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ

خدا سب سے بڑا ہے۔ خدایا! یہ چاند ہمارے لیے امن و ایمان وسلامتی اور اسلام کا چاند بنا کر طلوع فرما اور ان کاموں کی توفیق کے ساتھ جو تجھے محبوب اور پسند ہیں۔ اے چاند! ہمارا رب اور تیرا رب اللہ ہے۔

اور ہر مہینے کا نیا چاند دیکھ کر یہی دعا پڑھیے۔ (ترمذی، ابن حبان وغیرہ)۔

۳- رمضان میں عبادات سے خصوصی شغف پیدا کیجیے۔ فرض نمازوں کے علاوہ

نوافل کا بھی خصوصی اہتمام کیجیے اور زیادہ سے زیادہ نیکی کمانے کے لیے کمر بستہ ہو جائیے۔ یہ عظمت و برکت والا مہینہ خدا کی خصوصی عنایت اور رحمت کا مہینہ ہے۔

شعبان کی آخری تاریخ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا:

لوگو! تم پر ایک بہت عظمت و برکت کا مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے، یہ وہ مہینہ ہے جس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ خدا نے اس مہینے کے روزے فرض قرار دیے ہیں اور قیام اللیل (مسنون تراویح) کو نفل قرار دیا ہے۔ جو شخص اِس مہینے میں دل کی خوشی سے بطور خود کوئی ایک نیک کام کرے گا وہ دوسرے مہینوں کے فرض کے برابر اجر پائے گا اور جو شخص اس مہینے میں ایک فرض ادا کرے گا خدا اس کو دوسرے مہینوں کے ستر فرضوں کے برابر ثواب بخشے گا۔

۴- پورے مہینے کے روزے نہایت ذوق وشوق اور اہتمام کے ساتھ رکھیے اور اگر کبھی مرض کی شدت یا شرعی عذر کی بنا پر روزے نہ رکھ سکیں تب بھی احترامِ رمضان میں کھلم کھلا کھانے سے سختی کے ساتھ پرہیز کیجیے اور اس طرح رہیے کہ گویا آپ روزے سے ہیں۔

۵- تلاوتِ قرآن کا خصوصی اہتمام کیجیے۔ اس مہینے کو قرآنِ پاک سے خصوصی مناسبت ہے۔ قرآنِ پاک اسی مہینے میں نازل ہوا اور دوسری آسمانی کتابیں بھی اسی مہینے میں نازل ہوئیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اِسی مہینے کی پہلی یا تیسری تاریخ کو صحیفے عطا کیے گئے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو اِسی مہینے کی ۱۲ یا ۱۸ کو زبور دی گئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اسی مبارک مہینے کی ۶ تاریخ کو تورات نازل ہوئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی اسی مبارک مہینے کی ۱۲ یا ۱۳ تاریخ کو انجیل دی گئی۔ اس لیے اس مہینے میں زیادہ سے زیادہ قرآن پاک پڑھنے کی کوشش کیجیے۔ حضرت جبرئیلؑ ہر سال رمضان میں نبیؐ کو پورا قرآن سناتے اور سنتے تھے، اور آخری سال آپ نے رمضان میں نبیؐ کے ساتھ دو بار دَور فرمایا۔

۶- قرآن پاک ٹھیر ٹھیر کر اور سمجھ سمجھ کر پڑھنے کی کوشش کیجیے۔ کثرتِ تلاوت کے ساتھ ساتھ سمجھنے اور اثر لینے کا بھی خاص خیال رکھیے۔

۷- تراویح میں پورا قرآن سننے کا اہتمام کیجیے۔ ایک بار رمضان میں پورا قرآنِ پاک سننا مسنون ہے۔

۸- تراویح کی نماز خشوع خضوع اور ذوق وشوق کے ساتھ پڑھیے اور جوں توں بیس رکعت کی گنتی پوری نہ کیجیے بلکہ نماز کو نماز کی طرح پڑھیے تاکہ آپ کی زندگی پر اس کا اثر پڑے اور خدا سے تعلق مضبوط ہو۔ خدا توفیق دے تو تہجد کا بھی اہتمام کیجیے۔

۹- صدقہ اور خیرات کیجیے۔ غریبوں، بیواؤں اور یتیموں کی خبر گیری کیجیے اور ناداروں کی سحری اور افطار کا اہتمام کیجیے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''یہ مواسات کا مہینہ ہے''۔ یعنی غریبوں اور حاجت مندوں کے ساتھ ہمدردی کا مہینہ ہے۔ ہمدردی سے مراد مالی ہمدردی بھی ہے اور زبانی ہمدردی بھی۔ ان کے ساتھ گفتار اور سلوک میں نرمی برتیے۔ ملازمین کو سہولتیں دیجیے اور مالی اعانت کیجیے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم سخی اور فیاض تو تھے ہی مگر رمضان میں تو آپؐ کی سخاوت بہت ہی بڑھ جاتی تھی۔ جب حضرت جبرئیلؑ ہر رات کو آپؐ کے پاس آتے اور قرآن پاک پڑھتے اور سنتے تھے تو ان دنوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ فیاض ہوتے تھے''۔

۱۰- شب قدر میں زیادہ سے زیادہ نوافل کا اہتمام کیجیے اور قرآن کی تلاوت کیجیے۔ اس رات کی اہمیّت یہ ہے کہ اس رات میں قرآن نازل ہوا۔ قرآن میں ہے:

ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل کیا اور تم کیا جانو کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس میں فرشتے اور حضرت جبرئیلؑ اپنے پروردگار کے حکم سے ہر کام کے انتظام کے لیے اترتے ہیں۔ سلامتی ہی سلامتی، یہاں تک کہ صبح ہو جائے۔ (القدر)

حدیث میں ہے کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے

کوئی رات ہوتی ہے۔ اِسی رات کو یہ دعا پڑھیے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفُوَ فَاعْفُ عَنِّیْ (حصن حصین)

خدایا! تو بہت ہی زیادہ معاف فرمانے والا ہے کیونکہ معاف کرنا تجھے پسند ہے، پس تو مجھے معاف فرمادے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں: ایک سال رمضان آیا تو نبیؐ نے فرمایا "تم لوگوں پر ایک مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا وہ سارے کے سارے خیر سے محروم رہ گیا اور اس رات کی خیر و برکت سے محروم وہی رہتا ہے جو واقعی محروم ہے"۔ (ابن ماجه)

۱۱- رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیجیے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ "رمضان کا آخری عشرہ آتا تو نبیؐ راتوں کو زیادہ سے زیادہ جاگ کر عبادت فرماتے اور گھر والیوں کو بھی جگانے کا اہتمام کرتے اور پورے جوش اور انہماک کے ساتھ خدا کی بندگی میں لگ جاتے"۔

۱۲- رمضان میں لوگوں کے ساتھ نہایت نرمی اور شفقت کا سلوک کیجیے۔ ملازمین کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں دیجیے اور فراخدلی کے ساتھ اُن کی ضرورتیں پوری کیجیے اور گھر والوں کے ساتھ بھی رحمت اور فیاضی کا برتاؤ کیجیے۔

۱۳- نہایت عاجزی اور ذوق وشوق کے ساتھ زیادہ دعائیں کیجیے۔ درمنشور میں ہے کہ جب رمضان کا مبارک مہینہ آتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ بدل جاتا تھا اور نماز میں اضافہ ہو جاتا تھا اور دعا میں بہت عاجزی فرماتے تھے اور خوف بہت زیادہ غالب ہو جاتا تھا۔

اور حدیث میں ہے کہ: "خدا رمضان میں عرش اٹھانے والے فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ اپنی عبادت چھوڑ دو اور روزہ رکھنے والوں کی دعاؤں پر آمین کہو۔

۱۴- صدقہ فطر دل کی رغبت کے ساتھ پورے اہتمام سے ادا کیجیے اور عید کی نماز

سے پہلے ادا کر دیجیے۔ بلکہ اتنا پہلے ادا کیجیے کہ حاجت مند اور نادار لوگ سہولت کے ساتھ عید کی ضروریات مہیا کر سکیں اور وہ بھی سب کے ساتھ عیدگاہ جا سکیں اور عید کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں۔

حدیث میں ہے کہ ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر اُمت کے لیے اس لیے ضروری قرار دیا کہ وہ ان بے ہودہ اور فحش باتوں سے جو روزہ میں روزہ دار سے سرزد ہو گئی ہوں، کفارہ بنے اور غریبوں اور مسکینوں کے کھانے کا انتظام ہو جائے''۔ (ابو داؤد)

۱۵- رمضان کے مبارک دنوں میں خود زیادہ سے زیادہ نیکی کمانے کے ساتھ ساتھ دوسروں کو بھی نہایت سوز، تڑپ، نرمی اور حکمت کے ساتھ نیکی اور خیر کے کام کرنے پر ابھاریے تاکہ پوری فضا پر خدا ترسی، خیر پسندی اور بھلائی کے جذبات چھائے رہیں اور سوسائٹی زیادہ سے زیادہ رمضان کی بیش بہا برکتوں سے فائدہ اٹھا سکے۔

روزے کے آداب

۱- روزے کے عظیم اجر اور عظیم فائدوں کی نگاہ میں رکھ کر پورے ذوق وشوق کے ساتھ روزہ رکھنے کا اہتمام کیجیے۔ یہ ایک ایسی عبادت ہے جس کا بدل کوئی دوسری عبادت نہیں ہو سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ روزہ ہر اُمت پر فرض رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (البقرہ ۲: ۱۸۳)

ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جس طرح تم سے پہلے کے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم متقی اور پرہیز گار بن جاؤ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کے اس عظیم مقصد کو یوں بیان فرمایا:

جس شخص نے روزہ رکھ کر بھی جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑا تو خدا کو اس کے بھوکا اور پیاسا رہنے سے کوئی دلچسپی نہیں''۔ (بخاری)

اور آپ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے ایمانی کیفیت اور احتساب کے ساتھ رمضان کا روزہ رکھا' تو خدا اس کے اُن گناہوں کو معاف فرما دے گا جو پہلے ہو چکے ہیں۔ (بخاری)

۲- رمضان کے روزے پورے اہتمام کے ساتھ رکھیے اور کسی شدید بیماری یا عذر شرعی کے بغیر کبھی روزہ نہ چھوڑیے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

جس شخص نے کسی بیماری یا شرعی عذر کے بغیر رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑا تو عمر بھر کے روزے رکھنے سے بھی اس ایک روزے کی تلافی نہ ہو سکے گی۔ (ترمذی)

۳- روزے میں ریاکاری اور دکھاوے سے بچنے کے لیے معمول کے مطابق ہشاش بشاش اور اپنے کاموں میں لگے رہیے' اور اپنے انداز و اطوار سے روزے کی کمزوری اور سستی کا اظہار نہ کیجیے۔ حضرت ابوہریرہؓ کا ارشاد ہے کہ آدمی جب روزہ رکھے تو چاہیے کہ حسب معمول تیل لگائے کہ اس پر روزے کے اثرات نہ دکھائی دیں۔

۴- روزے میں نہایت اہتمام کے ساتھ ہر برائی سے دور رہنے کی بھرپور کوشش کیجیے۔ اس لیے کہ روزے کا مقصود ہی زندگی کو پاکیزہ بنانا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

روزہ ڈھال ہے اور جب تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو اپنی زبان سے کوئی بے شرمی کی بات نہ نکالے اور نہ شور و ہنگامہ کرے۔ اور اگر کوئی اس سے گالی گلوچ کرنے لگے یا لڑائی پر آمادہ ہو تو اس روزے دار کو سوچنا چاہیے کہ میں تو روزے دار ہوں (بھلا میں کیسے گالی کا جواب دے سکتا یا لڑ سکتا ہوں)۔ (بخاری' مسلم)

۵- احادیث میں روزے کا جو عظیم اجر بیان کیا گیا ہے اس کی آرزو کیجیے اور خاص طور پر افطار کے قریب خدا سے دعا کیجیے کہ خدایا میرے روزے کو قبول فرما اور مجھے وہ اجر و ثواب دے جس کا تو نے وعدہ کیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "روزے دار جنت میں ایک مخصوص دروازے سے داخل ہوں گے۔ اس دروازے کا نام ریان ہے (ریان کے معنی ہیں سیراب کرنے والا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ باب الریان

سے داخل ہونے والوں کو کبھی پیاس نہ ستائے گی ترمذی)۔ جب روزے دار داخل ہوچکیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر کوئی اور اس دروازے سے نہ جا سکے گا"۔(بخاری)

اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ قیامت کے روز روزہ سفارش کرے گا اور کہے گا پروردگار! میں نے اس شخص کو دن میں کھانے پینے اور دوسری لذتوں سے روکے رکھا' خدایا! تو اس شخص کے حق میں میری سفارش قبول فرما۔ اور خدا اس کی سفارش کو قبول فرمائے گا۔ (مشکوۃ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ افطار کے وقت روزے دار جو دعا مانگے اس کی دعا قبول کی جاتی ہے' رَد نہیں کی جاتی۔ (ترمذی)

۶- روزے کی تکلیفوں کو ہنسی خوشی برداشت کیجیے اور بھوک اور پیاس کی شدت یا کمزوری کی شکایت کر کر کے روزے کی ناقدری نہ کیجیے۔

۷- سفر کے دوران یا مرض کی شدت میں روزہ نہ رکھ سکتے ہوں تو چھوڑ دیجیے اور دوسرے دنوں میں اس کی قضا کیجیے۔ قرآن میں ہے:

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ

(البقرہ ۲ : ۱۸۴)

جو کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو' تو دوسرے دنوں میں روزوں کی تعداد پوری کرے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں سفر پر ہوتے تو کچھ لوگ روزہ رکھتے اور کچھ لوگ نہ رکھتے۔ پھر نہ تو روزہ دار روزہ چھوڑنے والے پر اعتراض کرتا اور نہ روزہ توڑنے والا روزہ دار پر اعتراض کرتا۔ (بخاری)

۸- روزے میں غیبت اور بدنگاہی سے بچنے کا خاص طور پر اہتمام کیجیے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

روزے دار صبح سے شام تک خدا کی عبادت میں ہے۔ جب تک وہ کسی کی غیبت

نہ کرے اور جب وہ کسی کی غیبت کر بیٹھتا ہے تو اس کے روزے میں شگاف پڑ جاتا ہے۔(الدیلمی)

۹- حلال روزی کا اہتمام کیجیے۔ حرام کمائی سے پلنے والے جسم کی کوئی عبادت نہیں ہوتی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: حرام کمائی سے جو بدن پلا ہو، وہ جہنم ہی کے لائق ہے۔ (بخاری)

۱۰-سحری ضرور کھائیے، اس سے روزہ رکھنے میں سہولت ہوگی اور کمزوری اور سستی پیدا نہ ہوگی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: سحری کھالیا کرو، اس لیے کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔(بخاری)

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: سحری کھانے میں برکت ہے۔ کچھ نہ ہو تو پانی کے چند گھونٹ ہی پی لیا کرو۔ اور خدا کے فرشتے سحری کھانے والوں پر سلام بھیجتے ہیں۔ (احمد)

اور آپؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: دوپہر کو تھوڑی دیر آرام کر کے قیام اللیل میں سہولت حاصل کرو اور سحری کھا کر دن میں روزے کے لیے قوت حاصل کرو۔(ابن ماجہ)

اور صحیح مسلم میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں صرف سحری کھانے کا فرق ہے۔

۱۱-سورج غروب ہو جانے کے بعد افطار میں تاخیر نہ کیجیے۔ اس لیے کہ روزے کا اصل مقصود فرماں برداری کا جذبہ پیدا کرنا ہے نہ کہ بھوکا پیاسا رکھنا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: مسلمان اچھی حالت میں رہیں گے جب تک افطار کرنے میں جلدی کریں گے۔ (بخاری)

۱۲۔ افطار کے وقت یہ دُعا پڑھیے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ (مسلم)

خدایا! میں نے تیرے ہی لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا۔

اور جب روزہ افطار کرلیں تو یہ دعا پڑھیے:

ذَهَبَ الظَّمْاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ .(ابو داؤد)
پیاس جاتی رہی، رگیں تروتازہ ہو گئیں اور اجر بھی ضرور ملے گا اگر خدا نے چاہا۔

۱۳۔ کسی کے یہاں روزہ افطار کریں تو یہ دعا پڑھیے:

اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّآئِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ (ابو داؤد)
روزہ داروں نے تمہارے ہاں افطار کیا ہے اور نیک لوگوں نے تمہارا کھانا کھایا ہے اور فرشتوں نے تمہارے لیے دعائے رحمت کی ہے۔

۱۴۔ روزہ افطار کرانے کا بھی اہتمام کیجیے، اس کا بڑا اجر ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

جو شخص رمضان میں کسی کا روزہ کھلوائے تو اس کے صلے میں خدا اس کے گناہ بخش دے گا اور اس کو جہنم کی آگ سے نجات دے گا اور افطار کرانے والے کو روزے دار کے برابر ثواب دے گا اور روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! ہم سب کے پاس اتنا کہاں ہے کہ روزے دار کو افطار کرائیں اور اس کو کھانا کھلائیں۔ ارشاد فرمایا: صرف ایک کھجور سے یا دودھ اور پانی کے ایک گھونٹ سے افطار کرا دینا بھی کافی ہے۔ (ابن خزیمہ)

تلاوت قرآن کے آداب

۱- قرآن مجید کی تلاوت ذوق وشوق کے ساتھ دل لگا کر کیجیے اور یہ یقین رکھیے کہ قرآن مجید سے شغف خدا سے شغف ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کے لیے سب سے بہتر عبادت قرآن کی تلاوت ہے۔

۲- اکثر و بیشتر وقت تلاوت میں مشغول رہیے اور کبھی تلاوت سے نہ اُکتائیے۔ نبیؐ نے فرمایا: خدا کا ارشاد ہے ''جو بندہ قرآن کی تلاوت میں اس قدر مشغول ہو کہ وہ مجھ سے دعا مانگنے کا موقع نہ پا سکے تو میں اس کو بغیر مانگے ہی مانگنے والوں سے زیادہ دوں گا (ترمذی)۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ تلاوتِ قرآن ہی کے ذریعے خدا کا سب سے زیادہ قرب حاصل کرتا ہے (ترمذی)۔ آپ نے تلاوتِ قرآن کی ترغیب دیتے ہوئے یہ بھی فرمایا: جس شخص نے قرآن پڑھا اور وہ روزانہ اس کی تلاوت کرتا رہتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے مشک سے بھری ہوئی زنبیل کہ اس کی خوشبو چارسو مہک رہی ہے۔ جس شخص نے قرآن پڑھا لیکن وہ اس کی تلاوت نہیں کرتا تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے مشک سے بھری ہوئی بوتل کہ اس کو ڈاٹ لگا کر بند کر دیا گیا ہے (ترمذی)۔

۳- قرآن پاک کی تلاوت محض طلب ہدایت کے لیے کیجیے۔ لوگوں کو اپنا گرویدہ بنانے، اپنی خوش الحانی کا سکہ جمانے، اور اپنی دین داری کی دھاک بٹھانے سے سختی کے ساتھ پرہیز کیجیے۔ یہ انتہائی گھٹیا مقاصد ہیں اور ان اغراض سے قرآن کی تلاوت کرنے والا قرآن کی ہدایت سے محروم رہتا ہے۔

۴- تلاوت سے پہلے طہارت اور نظافت کا پورا اہتمام کیجیے۔ بغیر وضو قرآن مجید چھونے سے پرہیز کیجیے، اور پاک صاف جگہ پر بیٹھ کر تلاوت کیجیے۔

۵- تلاوت کے وقت قبلہ رخ دوزانو ہو کر بیٹھیے اور گردن جھکا کر انتہائی توجہ،

یکسوئی، دل کی آمادگی اور سلیقے سے تلاوت کیجیے۔ خدا کا ارشاد ہے:

كِتَابٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ

(ص ۳۸: ۲۹)

کتاب جو ہم نے آپ کی طرف بھیجی، برکت والی ہے تاکہ وہ اس میں غور وفکر کریں اور عقل والے اس سے نصیحت حاصل کریں۔

۶۔ تجوید اور ترتیل کا بھی جہاں تک ہو سکے لحاظ رکھیے۔ حروف ٹھیک ٹھیک ادا کیجیے اور ٹھیر ٹھیر کر پڑھیے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "اپنی آواز اور اپنے لہجے سے قرآن کو آراستہ کرو"۔ (ابو داود)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک حرف واضح کر کے اور ایک ایک آیت کو الگ الگ کر کے پڑھا کرتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

قرآن پڑھنے والے سے قیامت کے روز کہا جائے گا جس ٹھیراؤ اور خوش ۸ الحانی کے ساتھ تم دنیا میں بنا سنوار کر قرآن پڑھا کرتے تھے اسی طرح قرآن پڑھو اور ہر آیت کے صلے میں ایک درجہ بلند ہوتے جاؤ۔ تمہارا ٹھکانا تمہاری تلاوت کی آخری آیت کے قریب ہے۔ (ترمذی)

۷۔ زیادہ زور سے پڑھیے اور نہ بالکل ہی آہستہ بلکہ درمیانی آواز میں پڑھیے۔ خدا کی ہدایت ہے:

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا

(بنی اسرائیل ۱۷: ۱۱۰)

اور اپنی نماز میں نہ تو زیادہ زور سے پڑھیے اور نہ بالکل ہی دھیرے دھیرے بلکہ دونوں کے درمیان کا طریقہ اختیار کیجیے۔

۸۔ یوں تو جب بھی موقع ملے تلاوت کیجیے لیکن سحر کے وقت تہجد کی نماز میں بھی قرآن پڑھنے کی کوشش کیجیے۔ یہ تلاوتِ قرآن کی فضیلت کا سب سے اونچا درجہ ہے اور مومن کی یہ تمنا ہونی چاہیے کہ وہ تلاوت کا اونچے سے اونچا مرتبہ حاصل کرے۔

۹- تین دن سے کم میں قرآن شریف ختم کرنے کی کوشش نہ کیجیے۔ نبی نے فرمایا ''جس نے تین دن سے کم میں قرآن پڑھا اس نے قطعاً قرآن کو نہیں سمجھا''۔

۱۰- قرآن کی عظمت و وقعت کا احساس رکھیے اور جس طرح ظاہری طہارت اور پاکی کا لحاظ کیا ہے اسی طرح دل کو بھی گندے خیالات، برے جذبات اور ناپاک مقاصد سے پاک کیجیے۔ جو دل گندے اور نجس خیالات اور جذبات سے آلودہ ہے اس میں نہ تو قرآن پاک کی عظمت و وقعت بیٹھ سکتی ہے اور نہ وہ قرآن کے معارف اور حقائق ہی کو سمجھ سکتا ہے۔ حضرت عکرمہؓ جب قرآن شریف کھولتے تو اکثر بے ہوش ہو جاتے اور فرماتے یہ میرے جلال و عظمت والے پروردگار کا کلام ہے۔

۱۱- یہ سمجھ کر تلاوت کیجیے کہ روئے زمین پر انسان کو اگر ہدایت مل سکتی ہے تو صرف اسی کتاب سے، اور اسی تصور کے ساتھ اس میں تفکر اور تدبر کیجیے اور اس کے حقائق اور حکمتوں کو سمجھنے کی کوشش کیجیے۔ فرفر تلاوت نہ کیجیے بلکہ سمجھ سمجھ کر پڑھنے کی عادت ڈالیے۔ اس میں غور و فکر کرنے کی کوشش کیجیے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرمایا کرتے تھے کہ میں ''القارعہ'' اور ''القدر'' جیسی چھوٹی چھوٹی سورتوں کو سوچ سمجھ کر پڑھنا اس سے زیادہ بہتر سمجھتا ہوں کہ ''البقرہ'' اور ''آل عمران'' جیسی بڑی بڑی سورتیں فرفر پڑھ جاؤں اور کچھ نہ سمجھوں۔ نبیؐ ایک مرتبہ ساری رات اس ایک ہی آیت کو دہراتے رہے:

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُکَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (المائدہ ۵:۱۱۸)

اے خدا اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں! اور اگر تو ان کو بخش دے تو تو انتہائی زبردست حکمت والا ہے۔

۱۲- اس عزم کے ساتھ تلاوت کیجیے کہ مجھے اس کے احکام کے مطابق اپنی زندگی بدلنا ہے اور اس کی ہدایت کی روشنی میں اپنی زندگی بنانا ہے۔ پھر جو ہدایات ملیں اس کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنے اور کوتاہیوں سے زندگی کو پاک کرنے کی مسلسل کوشش کیجیے۔ قرآن آئینے کی طرح آپ کا ہر ہر داغ اور ہر ہر دھبہ آپ کے سامنے نمایاں کر کے پیش

کر دے گا۔ اب یہ آپ کا کام ہے کہ آپ ان داغ دھبوں سے اپنی زندگی کو پاک کریں۔

۱۳- تلاوت کے دوران قرآن کی آیات سے اثر لینے کی بھی کوشش کیجیے۔ جب رحمت، مغفرت، اور جنت کی لازوال نعمتوں کے تذکرے پڑھیں تو خوشی اور مسرت سے جھوم اُٹھیں اور جب خدا کے غیظ وغضب اور عذاب جہنم کی ہولناکیوں کا تذکرہ پڑھیں تو بدن کانپنے لگیں، آنکھیں بے اختیار بہہ پڑیں اور دل توبہ اور ندامت کی کیفیت سے رونے لگے۔ جب مومنین صالحین کی کامرانیوں کا حال پڑھیں تو چہرہ دمکنے لگے اور جب قوموں کی تباہی کا حال پڑھیں تو غم سے نڈھال نظر آئیں۔ وعید اور ڈراوے کی آیات پڑھ کر کانپ اٹھیں اور بشارت کی آیات پڑھ کر روح شکر کے جذبات سے سرشار ہو جائے۔

۱۴- تلاوت کے بعد دعا فرمائیے۔ حضرت عمرؓ کی ایک دعا کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِی التَّفَکُّرَ وَالتَّدَبُّرَ بِمَا یَتْلُوْہُ لِسَانِیْ مِنْ کِتٰبِکَ وَالْفَھْمَ لَہٗ وَالْمَعْرِفَۃَ بِمَعَانِیْہِ وَالنَّظْرَ فِیْ عَجَآئِبِہٖ وَالْعَمَلَ بِذَالِکَ مَا بَقِیْتُ، اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ

خدایا! میری زبان تیری کتاب میں سے جو کچھ تلاوت کرے، مجھے توفیق دے کہ میں اس میں غور وفکر کروں۔ خدایا! مجھے اس کی سمجھ دے، مجھے اس کے مفہوم و معانی کی معرفت بخش اور اس کے عجائبات کو پانے کی نظر عطا کر۔ جب تک زندہ رہوں مجھے توفیق دے کہ میں اس پر عمل کرتا رہوں۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

حفظ قرآن کی دعا

قرآن پاک کو یاد کرنے اور یاد رکھنے کے لیے اِس دعا کا اہتمام کیجیے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو سکھائی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں: ایک بار ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ علیؓ آئے اور اپنے حافظے کی شکایت کرنے لگے کہ یارسولؐ اللہ!

قرآن کی آیتیں میرے ذہن میں محفوظ نہیں رہتیں، جو سیکھتا ہوں یاد ہی نہیں رہتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کی شکایت سن کر فرمایا:

''اے ابوالحسن! میں تمھیں ایسی دعا کیوں نہ سکھا دوں، جس کو پڑھ کر تم بھی فائدہ اٹھاؤ اور وہ بھی فائدہ اٹھائے جس کو تم یہ دعا سکھاؤ اور پھر جو بھی تم سیکھو وہ تمہارے دل میں جم جائے اور تمھیں یاد رہے۔ حضرت علیؓ نے کہا: یارسولؐ اللہ! ایسی دعا تو ضرور سکھایئے۔ تو آپ نے اس دعا کے بارے میں فرمایا:

جمعہ کی رات میں یہ دعا پڑھو، تین، یا پانچ یا سات جمعراتوں میں برابر پڑھو۔ خدا کے حکم سے یہ دعا تیر بہدف ثابت ہوگی۔ اس ذات کی قسم جس نے مجھے دین حق دے کر بھیجا ہے مومن کی دعا کبھی خالی نہیں جاتی''۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ پانچ یا سات جمعراتیں ہی گزری ہوں گی کہ اسی طرح پھر ایک روز حضرت علیؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آئے اور کہنے لگے: ''یارسولؐ اللہ! پہلے میں چار آیتیں یاد کرتا لیکن جب دہراتا تو ذہن سے نکل جاتیں، اور اب یہ حال ہے کہ میں چالیس چالیس آیتیں یاد کرتا ہوں، اور جب پڑھتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا میرے سامنے خدا کی کتاب کھلی ہوئی رکھی ہے۔ اسی طرح میں ایک حدیث سنتا اور جب دہرانے کی کوشش کرتا تو بھول جاتا۔ اور اب یہ حال ہے کہ میں کتنی ہی حدیثیں سنتا ہوں، اور جب دہراتا ہوں تو ایک حرف کی بھی غلطی نہیں ہوتی''۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا: ''رب کعبہ کی قسم! ابوالحسن واقعی مومن ہیں''۔

دعا پڑھنے کا تفصیلی طریقہ بتاتے ہوئے آپؐ نے ہدایت فرمائی کہ ''جمعہ کی رات میں یہ دعا پڑھو۔ میرے بھائی یعقوبؑ کے بیٹوں نے جب ان سے دعائے استغفار کے لیے درخواست کی تو انھوں نے فرمایا: میں عنقریب تمہارے لیے استغفار کروں گا۔ یعقوبؑ کا مقصد یہ تھا کہ جمعہ کی رات آنے پر میں تمہارے لیے استغفار کروں گا۔ تو اے علیؓ! تم جمعہ کی رات میں تہجد کے وقت اٹھو۔ اس لیے کہ یہ وقت دعا کی قبولیت کا وقت ہے، طبیعت

اس وقت حاضر ہوتی ہے اور خدا کی طرف پوری یک سوئی ہوتی ہے۔ اگر رات کے آخری حصے میں نہ اٹھ سکو تو آدھی رات کو اٹھو' اور اگر آدھی رات کو بھی نہ اٹھ سکو تو پھر ابتدائی رات میں چار رکعت نفل اس طرح پڑھو کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ یس اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورہ الدخان اور تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور حم سجدہ اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ ملک پڑھو' پھر جب التحیات پڑھ کر سلام پھیر لو' تو اچھے انداز میں خدا کی حمد و ثنا کرو۔ اور نہایت اچھے طریقے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے تمام نبیوں پر درود و سلام بھیجو' اور سارے مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے استغفار کرو اور اپنے ان بھائیوں کے لیے استغفار کرو جو ایمان لانے میں تم پر سبقت لے گئے ہیں' پھر آخر میں یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْکِ الْمَعَاصِیْ اَبَدًا مَّآ اَبْقَیْتَنِیْ وَارْحَمْنِیْ اَنْ اَتَکَلَّفَ مَالَا یَعْنِیْنِیْ وَارْزُقْنِیْ حُسْنَ النَّظَرِ فِیْمَا یُرْضِیْکَ عَنِّیْ اَللّٰهُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَاتُرَامُ اَسْئَالُکَ یَااَللّٰهُ یَارَحْمٰنُ بِجَلَالِکَ وَنُوْرِ وَجْهِکَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِیْ حِفْظَ کِتَابِکَ کَمَا عَلَّمْتَنِیْ وَارْزُقْنِیْ اَنْ اَتْلُوَهٗ عَلَی النَّحْوِ الَّذِیْ یُرْضِیْکَ عَنِّیْ اَللّٰهُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَاتُرَامُ اَسْئَالُکَ یَااَللّٰهُ یَارَحْمٰنُ بِجَلَالِکَ وَنُوْرِ وَجْهِکَ اَنْ تُنَوِّرَ بِکِتَابِکَ بَصَرِیْ وَاَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِیْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِیْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِیْ وَاَنْ تَغْسِلَ بِهٖ بَدَنِیْ فَاِنَّهٗ لَا یُعِیْنُنِیْ عَلَی الْحَقِّ غَیْرُکَ وَلَا یُوْتِیْهِ اِلَّا اَنْتَ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ (ترمذی)

خدایا! تو مجھے جب تک بھی زندہ رکھے اپنی رحمت سے ہمیشہ گناہوں سے بچنے کی توفیق دے اور اپنی رحمت سے مجھے بے مقصد اور لغو باتوں سے دور رہنے کی قوت عطا فرما۔ مجھے ان کاموں میں اچھی نظر اور بصیرت دے جن سے

تیری رضا حاصل ہو۔ اے خدا! آسمانوں اور زمین کو بغیر مثال کے بنانے والے، عظمت و احترام والے اور ایسا عظیم اقتدار رکھنے والے جس کے مقابلے میں آنے کا ارادہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اے خدا! اے رحم کرنے والے! میں تجھ سے تیری بزرگی اور تیری ذات کے نور کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں، کہ جس طرح تو نے مجھے اپنی کتاب سکھائی اسی طرح مجھے اس کے حافظے کی بھی قوت دے، اور مجھے اس کتاب کو پڑھنے کی ایسی توفیق دے جس سے تیری رضا حاصل ہو۔ اے آسمانوں اور زمین کے موجد! عظمت واحترام والے، اور ایسا اقتدار رکھنے والے جس کے مقابلے کا ارادہ بھی نہیں کیا جا سکتا، اے خدا، بے پایاں رحم کرنے والے! میں تیری بزرگی اور تیری ذات کے نور کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اپنی کتاب کی برکت سے میری آنکھوں کو روشن کر دے اور میری زبان پر اس کے الفاظ جاری کر دے اور میرے دل سے غم اور گھٹن دور کر دے، اور اس کی برکت سے اس کے لیے میرے سینے کو کھول دے، اور اس کی برکت سے میرے جسم کو دھو کر پاک صاف کر دے۔ تیرے سوا کوئی نہیں جو حق کے معاملے میں میری نصرت و حمایت کر سکے۔ حق سے نوازنے والا بس تو ہی ہے۔ گناہوں سے باز رہنے کی قوت اور نیکی پر جمنے کی طاقت خدا ہی سے مل سکتی ہے، جو بڑا ہی بلند اور بہت ہی عظمت والا ہے۔

فہم قرآن کی دعا

قرآن حکیم کی تلاوت اور اس کے مطالب پر غور وفکر مومن کی محبوب عبادت ہے۔ قرآن سے شغف خدا سے تعلق کی دلیل بھی ہے اور خدا سے تعلق کا ذریعہ بھی۔ قرآن میں تدبر اور تفکر سے مومن کو روحانی سرور بھی حاصل ہوتا ہے اور اسی کے ذریعے اس پر حکمت کے دروازے بھی کھلتے ہیں۔

قرآن حکیم بلاشبہ نہایت آسان کتاب ہے۔ جہاں تک اس سے ہدایت حاصل کرنے اور اس کے احکام کی پیروی کرنے کا تعلق ہے، اس کی تعلیمات نہایت سادہ، واضح اور ہر گنجلک سے پاک ہیں۔ البتہ اس کے اسرار و رموز اور اس کی حکمتوں کو پانے کے لیے ضروری ہے کہ آپ فہم قرآن کے تمام آداب و شرائط کے ساتھ اس کا مطالعہ کریں، سچی طلب کے ساتھ اس پر سوچیں اور کسی وقت بھی اس سے غفلت اور بے نیازی نہ برتیں، برابر مطالعہ کرتے رہیں اور زندگی بھر کرتے رہیں۔

یہ بالکل فطری بات ہے کہ مطالعہ کے دوران بعض ایسے مشکل مقامات بھی آئیں گے جہاں گہرے غور و فکر کے باوجود بھی کسی مطلب پر آپ کا ذہن مطمئن نہ ہوگا اور آپ سخت الجھن محسوس کریں گے۔ اگر آپ واقعی قرآن کے طالب علم ہیں تو آپ ہرگز مایوس اور شکستہ خاطر نہ ہوں، نہ قرآن پر معترض ہونے کا بے جا خیال دل میں لائیں اور نہ اُکتا کر قرآن میں غور و تدبر ترک کریں، بلکہ پوری یکسوئی کے ساتھ خدا کی طرف متوجہ ہوں، اور کامل سپردگی کے ساتھ خدا سے اس مشکل کے حل میں مدد کے طالب ہوں۔ قرآن کی آیات میں اپنی خواہش اور اپنی رائے سے تاویل کرنے یا اپنا من پسند مطلب نکالنے کی بے ہودہ جسارت ہرگز نہ کریں، بلکہ ایک طالب حق کی طرح اس مفہوم پر جمے رہیں جو قرآن پاک کے الفاظ سے سمجھ میں آ رہا ہو، اور پھر انتہائی عاجزی اور بے چارگی کے ساتھ خدا سے دعا کریں کہ خدایا! میری اس الجھن کو دُور فرما، مجھ پر صحیح مفہوم کا فیضان فرما اور میرے دل کو اس تاویل اور مفہوم پر اطمینان عطا کر جو واقعی صحیح ہے۔ اس مقصد کے لیے شب کے نوافل میں ذرا آواز سے ٹھیر ٹھیر کر تلاوت بھی کیجیے اور نیچے لکھی ہوئی دعا بھی پڑھتے رہیے۔ خدا سے توقع ہے کہ یہ دعا نافع ثابت ہوگی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ”جو بندہ بھی اپنے کسی فکر و غم میں یہ دعا پڑھے گا، خدا اس کے فکر و غم کو دور فرما کر خوشی و مسرت سے نوازے گا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ، اِبْنُ عَبْدِکَ، اِبْنُ اَمَتِکَ، نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ، مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ، عَدْلٌ فِیَّ قَضَآءُکَ، اَسْئَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ

هُوَلَکَ، سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ اَوْ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتَابِکَ اَوْ عَلَّمْتَہٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِہٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ، اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ، وَنُوْرَ صَدْرِیْ وَجِلَآءَ حُزْنِیْ وَذِھَابَ ھَمِّیْ وَغَمِّیْ

(مسند احمد، ابن حبان)

خدایا! میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے کا بیٹا ہوں، تیری بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیری مٹھی میں ہے، مجھ پر تیرا ہی حکم نافذ ہے۔ میرے حق میں تیرا فیصلہ عین انصاف ہے۔ میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے واسطے سے--- جو تیرے لیے سزاوار ہے، جو تو نے اپنے لیے رکھا ہے، یا تو نے اپنی کتاب میں اتارا ہے، یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو بتایا ہے، یا تو نے اپنے پاس اپنے خزانہ غیب میں اسے پوشیدہ ہی رہنے دیا ہے،--- یہ درخواست کرتا ہوں کہ قرآن کو میرے دل کی بہار، میرے سینے کا نور، میرے غم کا مداوا اور میری فکروپریشانی کا علاج بنادے۔

حدیث کے راوی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا ہم اس دعا کو سیکھ لیں؟ ارشاد فرمایا: ''جو شخص بھی اس دعا کو سنے وہ ضرور اس کو سیکھے اور ضرور یاد کرے''۔

انفاق کے آداب

۱- خدا کی راہ میں جو بھی دیں محض خدا کی خوشنودی کے لیے دیں۔ کسی اور غرض کی لاگ سے اپنے پاکیزہ عمل کو ہرگز ضائع نہ کیجیے۔ یہ آرزو ہرگز نہ رکھیے کہ جن کو آپ نے دیا ہے وہ آپ کا احسان مانیں، آپ کا شکریہ ادا کریں اور آپ کی بڑائی کا اعتراف کریں۔ مومن اپنے عمل کا بدلہ صرف اپنے خدا سے چاہتا ہے۔ قرآن پاک میں مومنوں کے جذبات کا اظہار اس طرح کیا گیا ہے:

اِنَّمَا نُطۡعِمُکُمۡ لِوَجۡہِ اللّٰہِ لَا نُرِیۡدُ مِنۡکُمۡ جَزَآءً وَّلَا شُکُوۡرًا

(الدھر ۷۶:۹)

ہم تم کو صرف اللہ کی خاطر کھلا رہے ہیں۔ ہم تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں نہ شکریہ۔

۲- نمود و نمائش اور دکھاوے سے پرہیز کیجیے۔ ریاکاری اچھے سے اچھے عمل کو خاک میں ملا دیتی ہے۔

۳- زکوٰۃ کھلم کھلا دیجیے تاکہ دوسروں میں بھی فرض ادا کرنے کا جذبہ اُبھرے۔ البتہ دوسرے صدقات چھپا کر دیجیے تاکہ زیادہ سے زیادہ اخلاص پیدا ہو۔ خدا کی نظر میں اُسی عمل کی قیمت ہے جو اخلاص کے ساتھ کیا گیا ہو۔ قیامت کے ہیبت خیز میدان میں جب کہیں سایہ نہ ہوگا، خدا اپنے اس بندے کو عرش کے سائے میں رکھے گا جس نے انتہائی پوشیدہ طریقوں سے خدا کی راہ میں اس طرح خرچ کیا ہوگا کہ بائیں ہاتھ کو یہ خبر نہ ہوگی کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ (بخاری)

۴- خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتایئے اور نہ ان لوگوں کو دُکھ دیجیے جن کو آپ دے رہے ہیں۔ دینے کے بعد محتاجوں اور ناداروں کے ساتھ حقارت کا

سلوک کرنا، ان کی خودداری کو ٹھیس لگانا، ان پر احسان جتا جتا کر ان کے ٹوٹے ہوئے دلوں کو دکھانا اور یہ سوچنا کہ وہ آپ کا احسان مانیں، آپ کے سامنے جھکے رہیں، آپ کی برتری کو تسلیم کریں، انتہائی گھناؤنے جذبات ہیں۔ مومن کا دل ان جذبات سے پاک ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی ۙ کَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ (البقرہ ۲ : ۲۶۴)

مومنو! اپنے صدقہ و خیرات کو احسان جتا جتا کر اور غریبوں کا دل دُکھا کر، اس شخص کی طرح خاک میں نہ ملا دو جو محض لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے۔

۵- خدا کی راہ میں دینے کے بعد فخر و غرور نہ کیجیے۔ لوگوں پر اپنی بڑائی نہ جتایئے بلکہ یہ سوچ سوچ کر لرزتے رہیے کہ معلوم نہیں خدا کے یہاں میرا یہ صدقہ قبول بھی ہوا یا نہیں۔ خدا کا ارشاد ہے:

وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُھُمْ وَجِلَةٌ اَنَّھُمْ اِلٰی رَبِّھِمْ رٰجِعُوْنَ (المومنون ۲۳ : ۶۰)

اور وہ لوگ دیتے ہیں (خدا کی راہ میں) جو بھی دیتے ہیں اور ان کے قلوب اس خیال سے لرزتے ہیں کہ ہمیں اپنے خدا کی طرف پلٹنا ہے۔

۶- فقیروں اور محتاجوں کے ساتھ نرمی کا سلوک کیجیے، نہ ان کو ڈانٹیے، نہ ان پر رعب جمایئے، نہ ان پر اپنی برتری کا اظہار کیجیے۔ سائل کو دینے کے لیے اگر کچھ نہ ہو تب بھی نہایت نرمی اور خوش اخلاقی سے معذرت کیجیے تاکہ وہ کچھ نہ پانے کے باوجود خاموشی سے دعا دیتا ہوا رخصت ہو جائے۔ قرآن میں ہے:

وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْھُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّکَ تَرْجُوْھَا فَقُلْ لَّھُمْ قَوْلًا مَّیْسُوْرًا (بنی اسرائیل ۱۷ : ۲۸)

اور اگر تم ان سے اعراض کرنے پر مجبور ہو جاؤ، اپنے رب کے فضل کی توقع

رکھتے ہوئے تو ان سے نرمی کی بات کہہ دیا کرو۔

اور خدا کا ارشاد یہ بھی ہے:

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ (الضحیٰ ۹۳: ۱۰)

اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دو۔

۷- خدا کی راہ میں، کشادہ دلی اور شوق کے ساتھ خرچ کیجیے۔ تنگ دلی، کڑھن اور زبردستی کا تاوان سمجھ کر نہ خرچ کیجیے۔ فلاح و کامرانی کے مستحق وہی لوگ ہوتے ہیں جو بخل، تنگ دلی اور خست جیسے جذبات سے اپنے دل کو پاک رکھتے ہیں۔

۸- خدا کی راہ میں حلال مال خرچ کیجیے۔ خدا صرف وہی مال قبول کرتا ہے جو پاک اور حلال ہو۔ جو مومن خدا کی راہ میں دینے کی تڑپ رکھتا ہے، وہ بھلا یہ کیسے گوارا کر سکتا ہے کہ اس کی کمائی میں حرام مال شامل ہو۔ خدا کا ارشاد ہے:

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ (البقرہ ۲: ۲۶۷)

ایمان والو! خدا کی راہ میں اپنی پاک کمائی خرچ کرو۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران ۳: ۹۲)

تم ہرگز نیکی حاصل نہ کر سکو گے جب تک وہ مال خدا کی راہ میں نہ دو جو تمھیں عزیز ہے۔

صدقے میں دیا ہوا مال آخرت کی دائمی زندگی کے لیے جمع ہو رہا ہے۔ بھلا مومن یہ کیسے سوچ سکتا ہے کہ وہ اپنی ہمیشہ کی زندگی کے لیے خراب اور ناکارہ مال جمع کرائے۔

۱۰- زکوٰۃ واجب ہونے پر دیر نہ لگایئے۔ فوراً ادا کرنے کی کوشش کیجیے اور اچھی طرح حساب لگا کر دیجیے کہ خدانخواستہ آپ کے ذمہ کچھ رہ نہ جائے۔

۱۱- زکوٰۃ اجتماعی طور پر ادا کیجیے اور اس کے خرچ کا انتظام بھی اجتماعی طور پر کیجیے۔

توبہ واستغفار کے آداب

۱- توبہ کی قبولیت سے کبھی مایوس نہ ہوں۔ کیسے ہی بڑے بڑے گناہ ہو گئے ہوں' توبہ سے اپنے نفس کو پاک کیجیے اور خدا سے پُرامید رہیے۔ مایوسی کافروں کا شیوہ ہے۔ مومنوں کی تو امتیازی خوبی ہی یہ ہے کہ وہ بہت زیادہ توبہ کرنے والے ہوتے ہیں اور کسی حال میں خدا سے مایوس نہیں ہوتے۔ گناہوں کی زیادتی سے گھبرا کر مایوسی میں مبتلا ہونا اور توبہ کی قبولیت سے نا اُمید ہونا ذہن وفکر کی تباہ کن گمراہی ہے۔ خدا نے اپنے محبوب بندوں کی یہ تعریف نہیں فرمائی ہے کہ ان سے گناہوں کا صدور نہیں ہوتا بلکہ فرمایا ان سے گناہ ہوتے ہیں لیکن وہ اپنے گناہوں پر اصرار نہیں کرتے' صفائی سے ان کا اعتراف کرتے ہیں اور خودکو پاک کرنے کے لیے بے چین ہوتے ہیں:

وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ ص وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ وقف وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ (آل عمران ۳: ۱۳۵)

اور اگر کبھی ان سے کوئی فحش کام سرزد ہو جاتا ہے یا وہ اپنے اوپر کبھی زیادتی کر بیٹھتے ہیں تو معًا انھیں خدا یاد آ جاتا ہے اور وہ اس سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں۔ اور خدا کے سوا کون ہے جو گناہوں کو معاف کر سکتا ہو؟ اور وہ جانتے بوجھتے اپنے کیے پر ہرگز اصرار نہیں کرتے۔

اور دوسرے مقام پر فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّھُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَکَّرُوْا فَاِذَا ھُمْ مُّبْصِرُوْنَ (الاعراف ۷: ۲۰۱)

فی الواقع جو لوگ خدا سے ڈرنے والے ہیں ان کا حال یہ ہوتا ہے کہ کبھی

شیطان کے اثر سے کوئی برا خیال اگر انھیں چھو بھی لیتا ہے تو وہ فوراً چوکنے ہو جاتے ہیں اور پھر انھیں صاف نظر آنے لگتا ہے کہ صحیح روش کیا ہے۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''سارے کے سارے انسان خطا کار ہیں اور بہترین خطا کار وہ ہیں جو بہت زیادہ توبہ کرنے والے ہیں''۔ (ترمذی)

قرآن پاک میں خدا نے اپنے پیارے بندوں کی یہ امتیازی خوبی بیان فرمائی ہے کہ وہ سحر کے اوقات میں خدا کے حضور گڑگڑاتے ہیں اور توبہ و استغفار کرتے ہیں اور مومنوں کو تلقین فرمائی ہے کہ وہ توبہ و استغفار کرتے رہیں اور یہ یقین رکھیں کہ خدا ان کے گناہوں پر عفو و درگزر کا پردہ ڈال دے گا اس لیے کہ وہ بڑا ہی معاف فرمانے والا اور اپنے بندوں سے انتہائی محبت کرنے والا ہے۔

وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّىْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ

(ھود ۱۱:۹۰)

اور اپنے پروردگار سے مغفرت چاہو اور اس کے آگے توبہ کرو بلاشبہ میرا رب بڑا ہی رحم فرمانے والا اور بہت ہی محبت کرنے والا ہے۔

۲- خدا کی رحمت سے ہمیشہ پُرامید رہیے اور یہ یقین رکھیے کہ میرے گناہ خواہ کتنے ہی زیادہ ہوں، خدا کی رحمت اس سے کہیں زیادہ وسیع ہے۔ سمندر کے جھاگ سے زیادہ گناہ کرنے والا بھی جب اپنے گناہوں پر شرمسار ہو کر خدا کے حضور گڑگڑاتا ہے تو خدا اس کی سنتا ہے اور اس کو اپنے دامن رحمت میں پناہ دیتا ہے۔

يٰعِبَادِىَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝

(الزمر ۳۹: ۵۳.۵۴)

اے میرے وہ بندو! جو اپنی جانوں پر زیادتی کر بیٹھے ہو۔ خدا کی رحمت سے ہرگز مایوس نہ ہونا، یقیناً خدا تمہارے سارے کے سارے گناہ معاف فرما

دے گا' وہ بہت ہی معاف فرمانے والا اور بڑا ہی مہربان ہے اور تم اپنے
رب کی طرف رجوع ہو جاؤ اور اس کی فرماں برداری بجالاؤ اس سے پہلے کہ
تم پر کوئی عذاب آ پڑے اور پھر تم کہیں سے مدد نہ پا سکو۔

۳۔ زندگی کے کسی حصے میں گناہوں پر شرمساری اور ندامت کا احساس پیدا ہو' اسے خدا کی توفیق سمجھیے اور توبہ کے دروازے کو کھلا سمجھیے۔ خدا اپنے بندوں کی توبہ اس وقت تک قبول فرماتا ہے جب تک ان کی سانس نہیں اُکھڑتی۔ البتہ سانس اکھڑنے کے بعد جب انسان دوسرے عالم میں جھانکنے لگتا ہے تو توبہ کی گنجائش ختم ہو جاتی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: خدا اپنے بندے کی توبہ قبول کرتا ہے مگر سانس اکھڑنے سے پہلے پہلے۔ (ترمذی)

خدا کا ارشاد ہے:

وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُوالرَّحْمَةِ ط لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ط بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلاً (الکہف ۱۸:۵۸)

اور آپ کا پروردگار گناہوں کو ڈھانپنے والا اور بہت زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔ اگر وہ ان کے کرتوتوں پر ان کو فوراً پکڑنے لگے تو عذاب بھیج دے مگر اس نے (اپنی رحمت سے) ایک وقت ان کے لیے مقرر کر رکھا ہے اور یہ لوگ بچنے کے لیے اس کے سوا کوئی پناہ گاہ نہ پائیں گے۔

اور سورۂ شوریٰ میں ہے:

وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ (الشوریٰ ۴۲:۲۵)

اور وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کی خطاؤں کو معاف فرماتا ہے۔ اور وہ سب جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

۴۔ دراصل انسان کو یہ یقین رکھنا چاہیے کہ فوز و فلاح کا ایک ہی دروازہ ہے۔ اس دروازہ سے جو دھتکار دیا گیا پھر وہ ہمیشہ کے لیے ذلیل اور محروم ہو گیا۔ مومنانہ طرز فکر یہی

ہے کہ بندے سے خواہ کیسے بھی گناہ ہو جائیں اس کا کام یہ ہے کہ وہ خدا ہی کے حضور گڑگڑائے اور اسی کے دامن پر اپنی ندامت کے آنسو ٹپکائے۔ بندے کے لیے خدا کے سوا کوئی اور دروازہ نہیں جہاں اسے معافی مل سکے۔ حد یہ ہے کہ اگر آدمی خدا کو چھوڑ کر رسول کو خوش کرنے کی کوشش بھی کرے گا تو خدا کے دربار میں اس کی اس کوشش کی کوئی قیمت نہ لگے گی اور وہ دھتکار دیا جائے گا۔ رسول بھی خدا کا بندہ ہے اور وہ بھی اسی در کا فقیر ہے' اسے بھی جو عظیم مرتبہ ملا ہے اِسی در سے ملا ہے اور اس کی عظمت کا راز بھی یہی ہے کہ وہ خدا کا سب سے زیادہ عاجز بندہ ہوتا ہے اور عام انسانوں کے مقابلہ میں کہیں زیادہ خدا کے حضور گڑگڑاتا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "لوگو! خدا سے اپنے گناہوں کی معافی چاہو اور اس کی طرف پلٹ آؤ۔ مجھے دیکھو میں دن میں سوسو بار خدا سے مغفرت کی دعا کرتا رہتا ہوں"۔ (مسلم)

منافقوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ (التوبه ۹: ۹۶)

یہ منافقین آپ کے سامنے قسم کھائیں گے کہ آپ ان سے راضی ہو جائیں۔ اگر آپ ان سے راضی ہو بھی گئے تو خدا ہرگز ایسے بے دینوں سے راضی نہ ہوگا۔

۵- توبہ کرنے میں کبھی تاخیر نہ کیجیے۔ زندگی کا حال کسی کو معلوم نہیں' کب مہلتِ عمل ختم ہو جائے۔ کچھ خبر نہیں کہ اگلا لمحہ زندگی کا لمحہ ہے یا موت کا۔ ہر وقت انجام کا دھیان رکھیے اور توبہ و استغفار کے ذریعے قلب و روح اور ذہن و زبان کو گناہوں سے دھوتے رہیے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"خدا رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ جس شخص نے دن میں کوئی گناہ کیا ہے'

رات میں خدا کی طرف پلٹ آئے۔ اور دن میں وہ اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات میں اگر کسی نے کوئی گناہ کیا ہے تو وہ دن میں اپنے رب کی طرف پلٹے اور گناہوں کی معافی مانگے یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو"۔ (مسلم)

خدا کے ہاتھ پھیلانے سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے گناہ گار بندوں کو اپنی طرف بلاتا ہے اور اپنی رحمت سے ان کے گناہوں کو ڈھانپنا چاہتا ہے۔ اگر بندے نے کسی وقت جذبے سے مغلوب ہو کر کوئی گناہ کر لیا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے رحیم و غفور خدا کی طرف دوڑے اور ذرا تاخیر نہ کرے کہ گناہ سے گناہ پیدا ہوتا ہے اور شیطان ہر وقت اس کی گھات میں لگا ہوا ہے اور وہ اس کو گمراہ کرنے کی فکر سے کسی وقت بھی بے فکر نہیں ہے۔

۶۔ نہایت سچے دل سے خلوص کے ساتھ توبہ کیجیے جو آپ کی زندگی کی کایا پلٹ دے اور توبہ کے بعد آپ ایک دوسرے ہی انسان نظر آئیں۔

خدا کا فرمان ہے:

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ (التحریم ۶۶:۸)

اے مومنو! خدا کے آگے سچی اور خالص توبہ کرو۔ امید ہے کہ تمہارا پروردگار تمہارے گناہوں کو تم سے دور فرما دے گا اور تمھیں ایسے باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ اس دن خدا اپنے رسول کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لا کر اس کے ساتھ ہو لیے ہیں، رسوا نہ کرے گا۔

یعنی ایسی توبہ کیجیے کہ پھر قلب و ذہن کے کسی گوشے میں بھی گناہ کی طرف پلٹنے کا کوئی شائبہ باقی نہ رہ جائے۔

ایسی توبہ کے تین یا چار اجزا ہیں:

اگر گناہ کا تعلق خدا کے حق سے ہے تو توبہ کے تین اجزا ہیں:

(ا) انسان واقعی اپنے گناہوں کے احساس سے شرمسار ہو۔

(۲) آئندہ گناہ سے بچنے کا پختہ عزم رکھے۔
(۳) اور اپنی زندگی کو سنوارنے اور سدھارنے میں پورے انہماک اور فکر کے ساتھ سرگرم ہو جائے۔
اور اگر اس نے کسی بندے کی حق تلفی کی ہے تو توبہ کا چوتھا جز یہ ہے کہ:
(۴) بندے کا حق ادا کرے یا اس سے معاف کرائے۔
یہی وہ توبہ ہے جس سے واقعی انسان گناہوں سے دُھل جاتا ہے۔ اس کا ایک ایک گناہ اس کی روح سے ٹپک کر گر جاتا ہے اور وہ اعمال صالحہ سے سنور کر آراستہ زندگی کے ساتھ خدا کے حضور پہنچتا ہے اور خدا اس کو اپنی جنت میں ٹھکانا بخشتا ہے۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:
بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے قلب میں ایک سیاہ داغ پڑ جاتا ہے۔ اب اگر وہ
- گناہ سے باز آ جائے۔
- اپنے گناہوں کے احساس سے نادم ہو کر بخشش کا طلب گار ہو۔
- اور خدا کی طرف پلٹ کر گناہ سے بچنے کا عزم مصمم کرے تو خدا اس کے قلب کو جلا بخش دیتا ہے۔ اور اگر وہ پھر گناہ کر بیٹھے تو اس سیاہ داغ میں اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ پورے دل پر چھا جاتا ہے۔ یہی وہ زنگ ہے جس کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

كَلَّا ط بَلْ سكتہ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ

(المطففین ۸۳:۱۴)

ہرگز نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ان کے قلوب پر ان کے برے کرتوتوں کا زنگ چڑھ گیا ہے۔
۷۔ اپنی توبہ پر قائم رہنے کا پختہ عزم کیجیے اور شب و روز دھیان رکھیے کہ خدا سے کیے ہوئے عہد و پیمان کے خلاف کوئی حرکت نہ ہونے پائے۔ اپنی روز افزوں پاکیزگی اور

اصلاح حال سے اپنے عزم کا اندازہ کرتے رہیے اور اگر اپنی ساری کوششوں کے باوجود بھی آپ پھسل جائیں اور پھر کوئی خطا کر بیٹھیں تب بھی مایوس ہرگز نہ ہوں بلکہ پھر خدا کے دامنِ مغفرت میں پناہ تلاش کیجیے اور خدا کے حضور گڑگڑائیے کہ پروردگار! میں بہت کمزور ہوں، لیکن تو مجھے اپنے در سے ذلت کے ساتھ نہ نکال اس لیے کہ میرے لیے تیرے در کے سوا اور کوئی در نہیں ہے جہاں جا کر میں پناہ لوں۔

حضرت شیخ سعدیؒ نے فرمایا ہے:

الٰہی بذلت مراں از درم
کہ جز تو ندارم در دیگر

اور حضرت ابوسعید ابوالخیرؒ کی یہ رباعی بھی بہت ہی خوب ہے:

باز آ باز آ ہر آن چہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ

ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

پلٹ آ خدا کی طرف۔ پھر پلٹ آ، تو جو کچھ اور جیسا کچھ بھی ہے، خدا کی طرف پلٹ آ۔ اگر تو کافر، آتش پرست اور بت پرست ہے تب بھی خدا کی طرف پلٹ آ۔ ہمارا یہ دربار مایوسی اور نااُمیدی کا دربار نہیں ہے۔ اگر تو نے سو بار بھی توبہ کر کے توڑ دی ہے تب بھی پلٹ آ۔

خدا کو سب سے زیادہ خوشی جس چیز سے ہوتی ہے وہ بندے کی توبہ ہے۔ توبہ کے معنی ہیں پلٹنا، رجوع ہونا۔ بندہ جب فکر و جذبات کی گمراہی میں مبتلا ہو کر گناہوں کی دلدل میں پھنستا ہے تو وہ خدا سے بچھڑ جاتا ہے اور بہت دور جا پڑتا ہے گویا کہ خدا سے وہ گم ہو گیا اور جب وہ پھر پلٹتا ہے اور شرمسار ہو کر خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو یوں سمجھیے کہ گویا خدا کو اپنا گم شدہ بندہ پھر مل گیا۔

ایک موقع پر آپؐ نے اسی حقیقت کو ایک اور تمثیل میں واضح فرمایا ہے جو نہایت

ہی اثر انگیز ہے۔

ایک موقع پر کچھ جنگی قیدی گرفتار ہو کر آئے۔ ان میں ایک عورت بھی تھی جس کا دودھ پیتا بچہ چھوٹ گیا تھا۔ وہ مامتا کی ماری ایسی بے قرار تھی کہ جس چھوٹے بچے کو پالیتی اپنی چھاتی سے لگا کر دودھ پلانے لگتی۔ اس عورت کا یہ حال دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے پوچھا: کیا تم توقع کر سکتے ہو کہ یہ ماں اپنے بچے کو خود اپنے ہاتھوں آگ میں پھینک دے گی؟ صحابہؓ نے کہا: یارسول اللہ! خود پھینکنا تو درکنار، وہ اگر گرتا ہو تو یہ جان کی بازی لگا کر اس کو بچائے گی۔

اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ رحیم اور مہربان ہے جتنی یہ ماں اپنے بچے پر مہربان ہے۔

۸- توبہ اور استغفار برابر کرتے رہیے۔ صبح سے شام تک انسان سے نہ معلوم کتنی خطائیں ہوتی رہتی ہیں اور بعض اوقات خود انسان کو ان کا شعور نہیں ہو پاتا۔ یہ نہ سوچیے کہ کوئی بڑا گناہ ہو جانے پر ہی توبہ کی ضرورت ہے، انسان ہر وقت توبہ و استغفار کا محتاج ہے اور قدم قدم پر اس سے کوتاہیاں ہوتی رہتی ہیں۔ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم دن میں ستر ستر بار اور سو سو بار توبہ و استغفار فرماتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

۹- گناہ گار توبہ کر کے اپنی زندگی کو سدھار لے تو اس کو کبھی حقیر نہ سمجھیے۔ حضرت عمران بن الحصینؓ دورِ رسالت کا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی جو بدکاری کے نتیجے میں حاملہ ہو گئی تھی۔ کہنے لگی: یارسول اللہ! میں زنا کاری کی سزا کی مستحق ہوں۔ مجھ پر شرعی حد قائم فرمائیے اور مجھے سزا دیجیے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے ولی کو بلایا اور اس سے کہا: تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرتے رہو، اور جب اس کا بچہ پیدا ہو جائے تو اس کو میرے پاس لے کر آنا۔ ولادت کے بعد جب وہ عورت آئی تو آپؐ نے حکم دیا کہ اس کے کپڑے اس کے جسم پر باندھ دیے جائیں (تاکہ سنگسار ہوتے وقت کھل نہ جائیں اور بے پردگی نہ ہو)۔ پھر اس کو سنگسار کرنے کا حکم دیا اور وہ سنگسار کر دی گئی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

اس کے جنازے کی نماز پڑھی، تو حضرت عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: یا رسولؐ اللہ! آپ اس کے جنازے کی نماز پڑھ رہے ہیں؛ یہ تو بدکاری کر چکی ہے۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے توبہ کر لی اور ایسی توبہ کہ اگر اس کی توبہ مدینے کے ستر آدمیوں پر تقسیم کر دی جائے تو سب کی نجات کے لیے کافی ہو جائے۔ تم نے اس سے افضل کسی کو دیکھا ہے جس نے اپنی جان خدا کے حضور پیش کر دی۔

۱۰۔ سید الاستغفار کا اہتمام کیجیے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شداد بن اوسؓ کو بتایا کہ سید الاستغفار یعنی سب سے عمدہ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ (بخاری، ترمذی)

خدایا! تو میرا پروردگار ہے۔ تیرے سوا کوئی اور معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں، اور میں نے تجھ سے بندگی اور اطاعت کا جو عہد و پیمان باندھا ہے، اس پر اپنے بس بھر قائم رہوں گا اور جو گناہ بھی مجھ سے سرزد ہوئے ان کے نتائج بد سے بچنے کے لیے میں تیری پناہ گاہ کا طالب ہوں۔ تو نے مجھے جن جن نعمتوں سے نوازا ہے ان کا میں اقرار کرتا ہوں اور مجھے اعتراف ہے کہ میں گناہ گار ہوں؛ پس اے میرے پروردگار! میرے جرم معاف فرما دے، تیرے سوا میرے گناہوں کو اور کون معاف کرنے والا ہے

بات پہنچانا

کام ہے .... اصل کام!

سنتِ رسولؐ ہے

آپؐ نے بھی بات پہنچائی

[اسی لئے آج ہم مسلمان ہیں]

منشورات کے کتابچے

اچھی باتیں ہیں

بات پہنچانے کے مواقع .... شمار کیجئے

مسجد میں نمازی جلسے میں لوگ بازار میں دکان دار

گاڑی میں مسافر اسکول، کالج، مدرسے میں طلبہ و طالبات

ہسپتال میں مریض جیل میں قیدی ....

ہر جگہ اللہ کے بندے، اللہ کے پیغام کے منتظر!

ان مواقع سے فائدہ اٹھایئے

ہمارے کتابچے منگوایئے، تقسیم کیجئے

موقع کے لئے مناسب، موثر، خوب صورت اور سستے

تفصیلات کے لئے لکھیں۔

منشورات

منصورہ، ملتان روڈ، لاہور – 54570 فون: 5434909-5425356 فیکس: 5432194

ڈیسنٹ بک پوائنٹ A/57، بلاک 5، گلشن اقبال، کراچی۔ فون: 021-4967661

ای میل: manshurat@hotmail.com

04030 / 5